ایزی پیسہ /موبی کیش پرایک شرعی نظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موبی کیش یاایزی پیسہ کے مسئلہ میں مشکل یہ ہے، کہ کمپنی والے کہتے ہیں کہ اپنے اکاؤنٹ میں ہزار یا دوہزار رقم جمع کریں، اس کو نہ نکالیں اس پر آپ کو روزانہ یا ہفتہ وار اتنے منٹس دیے جائیں گے۔ کیا یہ منٹس لینا جائز ہے، اگر نہیں تو جو کمپنی کی طرف سے خود بخود آتے ہیں اس کا کیا کیا جائے۔

کبھی موبائل میں جمع رقم یا منٹ ختم ہو کر کمپنی والے قرض دینے کی سفارش کرتے ہیں قرض پندرہ روپے دیتے ہیں، جب کہ کٹوتی بیس کا کرتے ہیں، کیا اس طرح رقم لینا سود تو نہیں ہے۔ نیز دیگر متعلقہ پیش آمدہ صورتیں اوران کے احکام کی بھی شرعی حیثیت واضح کیجیئے۔

الجواب حامداومصلیا

ایسی پیسہ اکاؤنٹ(easy paysa account) کمپنی کی طرف سے ایک سہولت ہے، جس میں صارفین بلوں کی آدائیگی، یا رقوم کی منتقلی، موبائل وغیرہ میں بیلنس کا استعمال اور دیگر فوائد حاصل کرتے ہیں۔

دراصل ان رقوم کی پشت پر ایک micro(مائیکرو) بینک ہوتا ہے، جس میں عموما چھوٹے سرمایہ داروں کے پیسے سود پر رکھے جاتے ہیں اور اس میں سے چھوٹے کاروباروں کے لیے سود پر قرضے بھی دیے جاتے ہیں۔ جس کو(micro-financing Telenor bank) کہا جاتا ہے۔

اس کی شرعی حیثیت یہ ہے، کہ اکاؤنٹ میں جمع کردہ رقم قرض ہے، قرض کے بدلے کسی قسم کا منافع جائز نہیں ہے۔ لہٰذا مخصوص رقم جمع کرنے پر یومیہ فری منٹس (free minuets)اور میسجز(massages)اور ایمبیز(sBM) کی سہولت اور یا رقم کی منتقلی پر ڈسکاؤنٹ وغیرہ وصول کرنا درست نہ ہوگا۔

اگر کوئی ایزی پیسہ اکاؤنٹ کھلوا چکا ہو تو فورا اپنا اکاؤنٹ ختم کرے اور صرف اپنی جمع کردہ رقم واپس لے، بصورت دیگر صرف جمع کردہ رقم سے استفادہ کرلیں، اس پر ملنے والے اضافی فوائد حاصل نہ کریں۔

یادرہے:

مذکورہ بالا تحقیق اس وقت ہے، جب رقم جمع کرنے پر اضافی فوائد مشروط اور لازمی ہوں، تاہم اگر صارفین ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں اپنی مرضی کے مطابق جتنی رقم رکھنا چاہے، رکھ سکتے ہوں اور جب بھی چاہے رقم نکال سکتے ہوں اور کمپنی بھی اپنے ہی صوابدید پر جب چاہے اضافی فوائد(فری منٹس ،ایمبیز اور میسیجز وغیرہ)

دے اور جب چاہے ، نہ دے۔ غرض رقم رکھنے والے اور کمپنی کے درمیان رقم رکھنے پر کوئی معاہدہ نہ ہوا ہو، ہر ایک آزاد ہو، نفع مشروط نہ ہو، تو کمپنی کی طرف سے دیے جانے والے فوائد حاصل کرنا جائز ہوگا۔

"وفي الخلاصة القرض بالشرط حرام والشرط لغو بأن يقرض على أن يكتب به إلى بلد كذا ليوفي دينه..."

(الدرالمختار:فصل فی القرض)

"كل قرض جر منفعة قال الكرخي هذا إذا كانت المنفعة مشروطة في العقد بأن أقرض غلة ليرد عليه صحاحا أو ما أشبه ذلك فإن لم تكن المنفعة مشروطة في العقد فأعطاه المستقرض أجود مما عليه فلا بأس به وكذلك إذا أقرض رجلا دراهم أو دنانير"

(الفتاوی الهندیہ:الباب التاسع عشرفی القرض والاستقراض)

"وَتَأْوِيلُ هَذَا عِنْدَنَا أَنْ تَكُونَ الْمَنْفَعَةُ مُوجِبَةً بِعَقْدِ الْقَرْضِ مَشْرُوطَةً فِيهِ ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ مَشْرُوطَةٍ فِيهِ فَاسْتَقْرَضَ غَلَّةً فَقَضَاهُ صِحَاحًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهِ جَازَ ، وَكَذَلِكَ لَوْ بَاعَهُ شَيْئًا ، وَلَمْ يَكُنْ شَرَطَ الْبَيْعَ فِي أَصْلِ الْعَقْدِ جَازَ ذَلِكَ ، وَلَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ إلَى هُنَا لَفْظُ الْكَرْخِيِّ فِي مُخْتَصَرِهِ ، وَذَلِكَ ؛ لِأَنَّ الْقَرْضَ تَمْلِيكُ الشَّيْءِ بِمِثْلِهِ فَإِذَا جَرَّ نَفْعًا صَارَ كَأَنَّهُ اسْتَزَادَ فِيهِ الرِّبَا فَلَا يَجُوزُ ؛ وَلِأَنَّ الْقَرْضَ تَبَرُّعٌ وَجَرُّ الْمَنْفَعَةِ يُخْرِجُهُ عَنْ مَوْضِعِهِ ، وَإِنَّمَا يُكْرَهُ إذَا كَانَتْ الْمَنْفَعَةُ مَشْرُوطَةً فِي الْعَقْدِ ، وَإِذَا لَمْ تَكُنْ مَشْرُوطَةًفِيهِ يَكُونُ الْمُقْتَرِضُ مُتَبَرِّعًا بِهَا فَصَارَ كَالرُّجْحَانِ الَّذِي دَفَعَهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي بَدَلِ الْقَرْضِ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَقْرِضُ فَإِذَا خَرَجَ عَطَاؤُهُ أَعْطَاهُ أَجْوَدَ مِمَّا أَخَذَ."

(تبین الحقائق :فصل فی البیع)

"حكم اشتراط منفعة في القرض من شروط صحة القرض أن لا يكون فيه جر منفعة، فإن كان لم يجز، نحو ما إذا أقرضه وشرط شرطا له فيه منفعة أو أقرضه دراهم غلة على أن يرد عليه صحاحا لما روي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : كل قرض جر منفعة فهو ربا هذا إذا كانت الزيادة مشروطة."

(الموسوعۃ الفقہیۃ:حکم اشتراط منفعۃ فی القرض)

"الحسابات الجارية من أنواع القروض التي تجر نفعا:القاعدة أن كل قرض جر نفعا فهو ربا . والمقصود هنا النفع الذي يجره القرض للدائن، أما المدين فإنه إنما اقترض لينتفع بالقرض. ولابد لإعمال القاعدة أن يكون هذا النفع مشروطا، قال ابن المنذر : (أجمعوا على أن المسلف إذا شرط على المستلف زيادة أو هدية فأسلف على ذلك أن أخذ الزيادة على ذلك ربا). والقاعدة (أن المعروف عرفا كالمشروط شرطا) والمدين هو البنك ،والدائن في الحسابات المصرفية هو العميل المودع للنقود في حساباته لدى البنك وهو يتلقى أنواعا متعددة من الخدمات، بل وتتسابق البنوك في تقديم الخدمات الخاصة لأصحاب هذه الحسابات."

(مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی ،الحاسابات والودائع المصرفیۃ)

"من جانب آخر إن الزيادات الأخرى المفروضة على عقود البطاقات الأخرى التي منها : الزيادة لدى تحويل العملات الأجنبية ، والزيادة المقطوعة على السحب من بنك آخر البنك المصدر للبطاقة لا يمكن أن ينظر إليها موضوعًا بمثل النظر إليها في بطاقات الإقراض ، لأنه لا يوجد هنا إقراض

أصلًا حتى تعد من قبيل (كل قرض جر نفعًا فهو ربا) . إن القرض غير موجود أساسًا في المعاملة ، حينئذ تحمل على أساس أجور للخدمات التي يقدمها البنك المصدرللبطاقة ، سواء كانت على أساس نسبة السحب ، أو قيمة الصرف ، أو السحب من بنك غير البنك المصدر للبطاقة ، أن المبلغ المقطوع ، وإن كان بعضها مبالغًا فيه مثل الإضافة المفروضة على صرف العملات الأجنبية بالإضافة إلى سعر الصرف المرتفع فهذا أمر آخر لا علاقة له بصحة العقد أو بطلانه ."

(مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی ،بطاقات المعاملات المالیۃ)

"فإن لم يكن مشروطا ولامتعارفا عليه، فللمقترض أن يقضي خيرا من القرض في الصفة أو يزيد عليه في المقدار، أو يبيع منه داره إن كان قد شرط أن يبيعها منه، وللمقرض حق الاخذ دون كراهة، لما رواه أحمد ومسلم وأصحاب السنن."

(فقہ السنۃ:کل قرض جرنفعافھوربا)

کمپنی سے قرض لینے پر کٹوتی:

قرض لینے پر کمپنی کی طرف سے کٹوتی درست ہے۔

واضح رہے:

فقہ حنفی میں سود کے لیے جنس اور کیل میں اتحادلازمی ہے،جب کہ بیلنس اور پیسوں کی جنس ایک نہیں ہے،اس لیے کہ بیلنس سے صرف آپ بذریعہ فون بات کرسکتے ہو،یا میسجزاور نیٹ کا کوئی پیکج خرید سکتے ہو،جب کہ پیسوں سے آپ کھانے پینے اور خوردونوش کے علاوہ دیگر ساماں بھی خرید سکتے ہو۔اور نہ ہی دونوں کیلی ہیں،تو جنس ایک نہ ہونے پر کمی وبیشی درست ہو گی۔

"خرج مسألة صرف الجنس بخلاف جنسه (بمعيار شرعي) وهو الكيل والوزن فليس الذرع والعد بربا۔"

(الدرالمختار،باب الربوا)

"(مع الجنس فإن وجدا حرم الفضل) أي الزيادة (والنساء) بالمد التأخير فلم يجز بيع قفيز بر بقفيز منه متساويا وأحدهما نساء (وإن عدما) بكسر الدال من باب علم ابن ملك (حلا) كهروي بمرويين لعدم العلة فبقي على أصل الإباحة۔"

(الدرالمختار،باب الربوا)

"(مع الجنس فإن وجدا حرم الفضل) أي الزيادة (والنساء) بالمد التأخير فلم يجز بيع قفيز بر بقفيز منه متساويا وأحدهما نساء (وإن عدما) بكسر الدال من باب علم ابن ملك (حلا) كهروي بمرويين لعدم العلة فبقي على أصل الإباحة۔"

(الفتاوی الھندیۃ:الفصل الثالث فی الزیادۃ والحط فی الصرف)

کمپنی سے قرض لینے کو اجارہ بھی میں داخل کیاجاسکتاہے اوروہ اس طرح کہ کمپنی کی طرف سے آپ کو باتیں کرنے جو سہولت (وقت) ملی ہے،اس کے عوض وہ آپ سے رقم بطور اجرت لیتی ہے۔

"(أما تفسيرها شرعا) فهي عقد على المنافع بعوض، كذا في الهداية."

(الفتاوى الهنديہ :كتاب الاجاره، الباب الأول فی تفسير الاجاره وركنهاوالفاظہا)

"وإذا عرف أن الإجارة بيع المنفعة----"

(البدائع:فصل فی رکن الاجارة ومعناہا)

نوٹ: سوال مذکورہ میں ایزی پیسہ اکاؤنٹ کے متعلق دیگر مسائل دریافت کیے گئے تھے، جن میں ایک مسئلہ انشورنس کا ہے ،وہ اس طرح ہے ،کہ جس شخص کا اکاؤنٹ بناہو، کمپنی یہ آفر کرتی ہے، کہ آپ مثلا: ماہانہ سولہ سو(۱۶۰۰) روپے جمع کیاکریں، اگرآپ کو کوئی حادثہ لاحق ہوا، تو کمپنی اس نقصان کو برداشت کرے گی ،اور فوتگی کی صورت میں آپ کی مکمل جمع کردہ رقم آپ کے ورثہ کو ملے گی۔ تواس کا حکم عام بیمہ کی طرح ہے، جو کہ شرعی طورپر ناجائزاور حرام ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

سید کلیم اللہ حرمزئی۔